This question paper contains 4 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper : 5353

Unique Paper Code : 214103 C

Name of the Paper : **Study of Modern Prose (Paper II-A) (Option-II)**

Name of the Course : **B.A. (Hons.) (I)**

Semester : **I**

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **75**

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

نوٹ : کُل پانچ سوالوں کے جواب دیجئے ۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے ۔نمبر مساوی ہیں ۔

ا۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے :

(الف)

جس قید خانے میں صبح ہر روز مسکراتی ہو، جہاں شام ہر روز پردۂ شب میں چھپ جاتی ہو، جس کی راتیں کبھی ستاروں کی قندیلوں سے جگمگانے لگتی ہوں، کبھی چاندنی کی حسن افروزیوں سے جہانتاب رہتی ہوں، جہاں دو پہر ہر روز چمکے، شفق ہر روز نکھرے، پرند ہر صبح و شام چہکیں، اسے قید خانہ ہونے پر بھی عیش و مسرّت کے سامانوں سے خالی کیوں سمجھ لیا جائے ! یہاں سر و سامان کار کی تو اتنی فراوانی ہوئی کہ کسی گوشہ میں بھی گم نہیں ہوسکتا ۔ مصیبت ساری یہ ہے کہ خود ہمارا دل و دماغ

P.T.O.

ہی گم ہو جاتا ہے ۔ ہم اپنے سے باہر ساری چیزیں ڈھونڈ تے رہیں گے ، مگر اپنے کھوئے ہوئے دل کو کبھی نہیں ڈھونڈیں گے ، حالآنکہ اگر اسے ڈھونڈ نکالیں ، تو عشرت و مسرّت کا سارا سامان اسی کوٹھری کے اندر سمٹا ہوا مل جائے ۔

(ب)

چائے چین کی پیداوار ہے ، اور چینیوں کی تصریح کے مطابق پندرہ سو برس سے استعمال کی جارہی ہے ، لیکن وہاں کبھی کسی کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں گذری کہ اس جوہر لطیف کو دودھ کی کثافت سے آلودہ کیا جاسکتا ہے ۔ جن جن ملکوں میں چین سے براہ راست گئی ، مثلاً روس ۔ترکستان ، ایران ، وہاں بھی کسی کو یہ خیال نہیں گذرا ۔ مگر سترھویں صدی میں جب انگریز اس سے آشنا ہوئے ، تو نہیں معلوم ان لوگوں کو کیا سوجھی ، انھوں نے دودھ ملانے کی بدعت ایجاد کی ، اور چونکہ ہندوستان میں چائے کا رواج انھیں کے ذریعہ ہوا اس لیے یہ بدعت یہاں بھی پھیل گئی ۔ رفتہ رفتہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ لوگ چائے میں دودھ ڈالنے کی جگہ دودھ میں چائے ڈالنے لگے ۔

۲۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے :

(الف)

اپنے چھوٹے ماموں صاحب کو میرا سلام بہ اعتبار محبت کے اور بندگی بہ اعتبار سیادت کے اور دعا بہ اعتبار یگانگی اور استادی کے کہنا اور کہنا کہ بھائی اور کیا لکھوں ، جس حکم کی نقل کے واسطے تم لکھتے وہ اصل کہاں ہے کہ جس کی نقل لوں ؟ ہاں زبان زد خلق ہے کہ قدیم نوکروں سے باز پرس نہیں ، مشاہدہ اس کے خلاف ہے ۔

اے لو کئی دن ہوئے کہ حمید خاں گرفتار آیا ہے ۔ پاؤں میں بیڑیاں ، ہاتوں میں ہتھکڑیاں حوالات میں ہیں۔ دیکھئے حکم اخیر کیا ہو ۔صرف نوند رائے کی مختاری پر قناعت کی گئی ۔ جو کچھ ہونا ہے وہ ہو رہے گا ۔ ہر شخص کی سرنوشت کے موافق حکم ہو رہے ہیں ۔ نہ کوئی قانون ہے نہ قاعدہ ہے ۔نہ نظیر کام آئے نہ تقریر پیش جائے ۔

(ب)

اہاہاہا ، سلطان العلماء مولانا سرفراز حسین دہلوی نے دوبارہ رسد بھیجی ہے ۔بارے معلوم ہوا کہ وہ نہیں ہے یہ کچھ اور ہے ۔فیض خاص نہیں ، لطف عام ہے ، یعنی شراب نہیں آم ہے ۔ خیر، یہ عطیہ بھی بے خلل ہے بلکہ نعم البدل ہے ۔ ایک ایک آم کو ایک ایک سر بہ مہر گلاس سمجھا ، لیکور سے بھرا ہوا ، مگر واہ کس حکمت سے بھرا ہے کہ پینسٹھ گلاس میں سے ایک قطرہ نہیں گرا ہے ۔ میاں کہتا تھا کہ یہ اسّی تھے پندرہ بگڑ گئے ، بلکہ سڑ گئے ۔ تا ان کی برائی اوروں میں سرایت نہ کرے ، ٹوکروں میں سے پھینک دیے ۔ میں نے کہا ، بھائی ، یہ کیا کم ہے ؟ مگر میں تمھاری تکلیف اور تکلف سے خوش نہیں ہوا۔ تمہارے پاس روپیہ کہاں جو تم نے آم خریدے ! خانہ آباد دولت زیادہ ۔

لیکور کے معنی تم نہ سمجھو گے ۔ایک انگریزی شراب ہوتی ہے ۔قوام کی بہت لطیف اور رنگت کی بہت خوب اور طعم کی ایسی میٹھی ، جیسا قند کا قوام پتلا ۔دیکھو، اس لغت کے معنی کسی فرہنگ میں نہ پاؤ گے۔ ہاں فرہنگ سروری میں ہوں تو ہوں ۔

۳۔ افسانہ ''دو ہاتھ'' کی روشنی میں عصمت چغتائی کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیجئے۔

۴۔ ''غالب نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے۔'' اس قول کی وضاحت کیجئے۔

۵۔ ''غبارِ خاطر'' کی روشنی میں ابوالکلام آزاد کی نثر نگاری کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

۶۔ سہیل عظیم آبادی کے افسانے ''بھابی جان'' کے کرداروں پر سیر حاصل تبصرہ کیجئے۔

۷۔ کرشن چندر کی افسانہ نگاری پر مفصل نوٹ تحریر کیجئے۔

۸۔ علی عباس حسینی کے افسانے ''میلہ گھومنی'' کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

۹۔ اردو افسانے کے آغاز و ارتقاء کا ذکر کرتے ہوئے افسانے کے اجزائے ترکیبی بیان کیجئے۔